بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

★

تصریحات

اے عید اضحیٰ

عید اضحیٰ کی آمد آمد ہے، اور دل خلافِ معمول مسرتوں سے معمور نہیں، بلکہ خوشیوں سے نفور ہے کہ آج عید ایسے عالم میں آرہی ہے، جبکہ پاکستان کے مشرقی بازو سے سسکیوں، آہوں اور کراہوں کی آوازیں مسلسل ہمارے کانوں سے ٹکرا رہی ہیں۔ اور ڈھاکہ کی مسجد بیت المکرّم کے نگونسار مینار اور چٹاگانگ کے مدرسہ اسلامیہ کے شکستہ در و دیوار زبانِ حال سے اپنی غلامی اور اسیری پر نوحہ کناں ہیں۔

ادھر مغربی بازو میں بھی چار ہزار سے زائد معصوم اور بے گناہ دوشیزاؤں کی عصمت و عفّت کے آبگینے ہندوؤں کے ہاتھوں چکنا چور ہو کر ہمارے سینوں میں ناسور پیدا کر رہے ہیں۔

ایسے عالم میں عید آئی تو مژدۂ جانفزا نہیں لائی، بلکہ غم و اندوہ کے طوفان سمیٹ کر آئی ہے۔

عیدِ اضحٰے ہم تجھے کیسے منائیں کہ تو نے ہمیں اس روز سنّتِ ابراہیم علیہ السّلام کی پیروی میں مالوں کے لٹانے اور خونوں کے بہانے کا حکم دیا تھا، لیکن ہم نے دُنیا کو عزیز جانا اور آخرت کو بھول گئے ___ تو ہمیں اس عہد کو یاد دلاتی ہے کہ رضائے الٰہی کے مقابلے میں مال و دولت اور اولاد و اقارب کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ لیکن ہم نے مال و دولت کو عزیز اور رضائے الٰہی کو حقیر جانا۔

ہم پر ابتلا کا وقت آیا تو ہم اپنی تلواروں کو تیز اور اسلحہ کو صیقل نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ اپنے رقصوں کو تیز اور اپنی تانوں کو مدھر بنا رہے تھے۔

دشمن جس روز مشرقی پاکستان پر شب خون مار رہا، اور مغربی پاکستان کی سرحدوں پر یلغار کی تیاریاں کر رہا تھا، اس دن ہم لاہور میں ایک گائکہ جو طوائف بھی تھی کی رسم تاج پوشی میں مشغول اور مصروف تھے۔

اور جن دنوں ہندو غنڈے مشرقی پاکستان کی مقدس سرزمین کو اپنے ناپاک قدموں سے پامال کر رہے تھے، ہم کراچی کے ایک گلوکار کے ساتھ جو دھوم بھی ہے، **شبِ نغمہ** منا رہے اور اس کے سُروں کو تان مہیا کر رہے تھے۔

عیدِ اضحٰے ہم تجھے کیسے منائیں؟ کہ جس دن پاکستان کے نوے ہزار جیالے اور **محمد عربی** صلعم کے متوالے اپنی ان گردنوں کو جنہوں نے خدائے واحد کے سوا کسی کے سامنے جھکنا نہ سیکھا تھا، اصنام

کے پجاریوں کے سامنے خم کر گئے۔ تاریخ اسلامی میں سیاہ ترین باب کے اضافے کا موجب بن رہے تھے، اسی دن ہماری اس اسلامی ریاست کا ایک ناقابلِ معافی حکمران اسلام آباد کے عشرت کدوں میں طرب و سرود کی محفلیں آراستہ کر رہا تھا۔

عیدِ اضحیٰ یہ ٹھیک ہے کہ تو خوشی اور مسرت کا دن ہے، لیکن اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے سال بھر خوشیوں اور مسرتوں کے سمیٹنے کا سامان کیا، مگر وہ لوگ کس طرح خوشی اور مسرت سے تیرا استقبال کریں۔ جن کی دولت لُٹ چکی ہے جن کے گھر جل چکے اور جن کے عبادت خانے ویران ہو چکے ہوں جن کی مسجدیں مرثیہ خواں ہوں اور جن کے ممبر ماتم کناں!

عیدِ اضحیٰ یہ درست ہے کہ تو تجدیدِ عہد کا دن ہے۔ لیکن وہ کیسے عہد کی تجدید کریں جن کا ماضی کجلا چکا ہو، جن کا حال شکستہ اور جن کا مستقبل تاریک ہو۔

عید اضحیٰ تو پاکستان میں ایسے لوگوں پر طلوع کر رہی ہے جن کی غیرت رخصت ہو چکی، اور جن کی حمیّت مر چکی ہے اور جنہوں نے تیری آمد سے صرف پانچ روز پیشتر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی عصمتوں کے چاٹنے والوں کا دن اس جوش و خروش سے منایا ہے، جس جوش و خروش کے ساتھ خود وہ بھی نہیں منایا کرتے تھے، عید اضحیٰ ہمیں افسوس ہے کہ تیرے منانے والے رخصت ہو گئے اور بسنت منانیوالے رہ گئے،

عید اضحےٰ تو اُداس نہ ہو کہ تو تنہا اُداس نہیں، تیری اُداسیوں میں اور بھی کئی لوگ شریک ہیں، جن کے پاس خُون بہانے کی سکت تو نہیں، لیکن جو آنسو بہانے کی طاقت ضرور رکھتے ہیں۔

عید اضحےٰ تو اکیلی نہیں رو رہی، تیرے ساتھ کئی اور خانوادے بھی رو رہے ہیں وہ جو تیرا انتظار نہ کر سکے اور تیری آمد سے پیشتر ہی اپنے رعنا جوانوں، سپوتوں، دلیروں اور دلاوروں کے گلوہائے مبارکہ کے خونوں کا نذرانہ پیش کر چکے!

عید اضحےٰ آ تیرے منانے والے کم نہیں ہوئے بلکہ انہیں کم کیا گیا ہے، اور آج صرف تو ہی تنہا نہیں، پاکستان میں بسنے والا رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر ہر فدائی اور شیدائی اکیلا، اکیلا اور تنہا تنہا ہے!

اور

عید اضحےٰ کون جانے کہ ہماری اداسی اور تمہاری تنہائی کے یہ دن کب ختم ہوں گے،

؟